جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ طیبہ سے متعلق ہے۔ یہ ان کے مضامین و مقالات کا مجموعہ ہے، جو انھوں نے ۱۹۲۰ء سے اپنی زندگی کے آخری دور ۱۹۷۳ء تک تحریر کیے۔ یہ کل سولہ مقالات ہیں جن میں بعض ملک کے اخباروں اور رسالوں میں طبع ہو چکے تھے اور بعض ان کی غیر مطبوعہ تقریریں تھیں۔ ان مقالات و تقریرات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ مبارکہ کے مختلف پہلوؤں کی وضاحت کی گئی ہے۔ ان کے عنوانات یہ ہیں : (۱) رحمۃ للعالمین کا عزم و استقلال (۲) مساوات کا پیغمبر (۳) معراج النبی کی یادگار (۴) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سفرِ ہجرت (۵) تاریخ مسجد نبوی (۶) بیت النبی علیہ الصلوٰۃ والسلام (۷) رسول اللہ اور روزہ (۸) فتح عظیم (۹) مجبور دشمنوں پر رسول اللہ کی شفقت (۱۰) سراقہ بن مالک بن جعشم کا قبولِ اسلام (۱۱) شکر گزاری ــ سیرتِ طیبہ کا ایک درخشندہ پہلو (۱۲) فتح مکہ ــ عہدِ رسالت کا ایک بے مثال واقعہ (۱۳) سیرتِ رسول کی روشنی میں اتحاد و تنظیم (۱۴) محمد صلی اللہ علیہ وسلم ــ بانیٔ عظمتِ انسانی (۱۵) سیرت ہادیٔ عالم اور اسلام کی دعوتِ انقلاب (۱۶) مردِ مومن تاریخ کے آئینے میں۔

پروفیسر مولانا علم الدین سالک کے لائق فرزند پروفیسر احسان الٰہی سالک نے سیرت النبی کے متعلق اپنے والد مرحوم کے افکار و مقالات کو مرتب کر کے اور انجمن حمایتِ اسلام نے اسے معرضِ اشاعت میں لا کر اس موضوع میں قارئین کو ایک نئی چیز سے روشناس کرایا ہے۔ انجمن حمایت اسلام کے صدر میاں امیر الدین نے اس کا تعارف سپردِ قلم کیا ہے۔ کلیم اختر صاحب چیئرمین نشر و تالیف کمیٹی انجمن حمایتِ اسلام نے افتتاحیہ اور پروفیسر ڈاکٹر یار محمد خاں نے دیباچہ لکھا ہے۔ پیش لفظ میں پروفیسر احسان الٰہی سالک نے مرحوم کی علمی سرگرمیوں اور زیرِ نظر کتاب کے مندرجات کے بارے میں چند امور کی وضاحت کی ہے۔

......نگاری

مؤلف : شفیق جالندھری

ناشر : علمی کتب خانہ، کبیر سٹریٹ، اردو بازار۔ لاہور

عمدہ کتابت، بہترین طباعت، اچھا کاغذ، دیدہ زیب سرورق۔ صفحات ۵۰۰۔ قیمت پچاس روپے

پروفیسر شفیق جالندھری ۱۹۷۱ء سے پنجاب یونیورسٹی کے شعبہ صحافت سے منسلک ہیں اور کالم نویسی،

فیچر نگاری، زبان اور رائے عامہ کے مضامین پڑھاتے ہیں، اور یہ ان کا خاص موضوع ہے۔ روزنامہ جنگ، ندائے ملت، وفاق، سیاست، جسارت، عوام، ہفت روزہ زندگی، پندرہ روزہ زراعت نامہ وغیرہ اخبارات میں عرصے تک کام کرتے رہے ہیں۔ فنِ صحافت سے متعلق انھوں نے جو کتابیں لکھیں، وہ ہیں کالم نویسی، صحافت اور صحافی، مبادیاتِ صحافت، عوامی تائید و حمایت، ابلاغیات اور صحافت۔ ان کی زیرِ نظر کتاب "فیچر نگاری" مئی ۱۹۸۳ء میں زیورِ طبع سے آراستہ ہوئی۔ اپنے موضوع کی اردو میں یہ اوّلین کتاب ہے۔ جس میں اسلوبِ صحافت، صحافتی زبان و انداز اور اس کے فنی تقاضوں سے متعلق بنیادی اور ضروری باتوں کی وضاحت کی گئی ہے۔

فیچر نگاری دنیائے صحافت کی ایک خاص صنف ہے، جو اسلوبِ تحریر اور اندازِ بیان و زبان کے اعتبار سے اداریے اور مضمون سے بالکل مختلف شے ہے۔ اس میں کسی واقعے یا معاملے کو ایسے شگفتہ پیرائے اور دلچسپ الفاظ میں ضبطِ کتابت میں لایا جاتا ہے کہ پڑھنے اور سننے والا ایک خاص کیفیت میں ڈوب جاتا ہے۔ یہ معاملہ محض خبر تک محدود نہیں ہوتا بلکہ اس کے تمام محرکات و اسباب اور اس کے عالمِ وقوع میں آنے کے پورے پس منظر کو اس کی تمام تفصیلات کے ساتھ حیطۂ تحریر میں لایا جاتا ہے اور قاری محسوس کرتا ہے کہ گویا اس واقعے کو اپنی آنکھوں کے سامنے رونما ہوتے دیکھ رہا ہے۔ فیچر نگار اس سے بعض دفعہ کچھ نتائج اخذ کرتا ہے اور بعض دفعہ یہ ذمہ داری قاری پر ڈال دیتا ہے۔ اس میں بھی قاری اس سے ہم آہنگ ہوتا ہے۔

اس کتاب کے مطالعہ سے پتا چلتا ہے کہ شفیق جالندھری نے اسے نہایت محنت سے لکھا ہے۔ فیچر نگاری کی تاریخ اور مختلف حضرات نے اس کی جو تعریف کی ہے، اسے تفصیل سے بیان کیا ہے۔ قدیم دور کے بعض مشہور اخبارات کے فیچر بھی بطور مثال درج کیے ہیں۔ موجودہ اخبارات کے فیچروں اور فیچر نگاروں کا ذکر بھی کیا ہے۔ فیچر کے حسن و زیبائش میں اخبارات کے لوگ جو کردار ادا کرتے ہیں، ان کا تذکرہ بھی کیا ہے، پھر فیچر نگار کو اپنے فرائض کی تکمیل کے لیے جن خطرناک اور تکلیف دہ حالات سے گزرنا پڑتا ہے، اس کی بھی چند مثالیں دی ہیں۔ بہرحال یہ کتاب اپنے موضوع کی اردو میں پہلی کتاب ہے اور بہت معلوماتی ہے۔ اربابِ فن کی تصویروں سے کتاب اور بھی باعثِ کشش ہو گئی ہے۔